سوال

سلام کیا کہتا ہے؟ 323

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دینی مسائل میں بحث و تمحیص اور افہام و تفہیم کے لئے مردوں اور عورتوں کے باہم میل جول کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رتوں کا اختلاط بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس بارے میں جناب مفتی شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے ایک فتویٰ صادر فرمایا تھا' جو یہاں نقل کیا جاتا ہے:

ور عورتوں کے باہم میل جول کی تین حالتیں ہی:

نہ(ا)۔

نہ(ب)۔

پر (ج)۔

مختصر جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو قوی بنایا ہے اور ان کی فطرت میں عورتوں کی طرف میلان رکھ دیا ہے۔ عورتوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے مردوں کی طرف میلان رکھا ہے اور اس کے ساتھ ان میں کمزوری اور نرمی کی خصوصیت رکھی ہے۔ جب دونوں آپس میں ملیں گے تو اس سے ایسے اثرات مرتب

صیلی جواب یہ ہے کہ شریعت کی بنیاد کچھ مقاصد اور ان مقاصد کے حصول کے ذرائع پر رکھی گئی ہے اور کسی مقصد تک پہنچانے کے لئے جو ذریعہ اختیار کیا جائے اس کا حکم وہی ہے جو مقصد کا حکم ہے۔ عورتوں سے مردوں کی حاجت پوری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے وہ دروازے بند کر دئے ہیں جن کی وجہ سے ہر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَفِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ .٢٣ يوسف

ف i) کو اس عورت نے اس کی ذات کے متعلق بہکایا جس (عورت) کے گھر میں وہ تھا اور اس (عورت) نے (تمام) دروازے بند کر لئے اور کہا: ''آ جا۔'' اس نے کہا: ''اللہ کی پناہ' وہ میرا مالک ہے' اس نے مجھے اپنا ٹھکانا دیا' حقیقت یہ ہے کہ ظالم کامیاب نہیں ہوتے۔''

اس آیت سے دلیل اس طرح بنتی ہے کہ جب عزیز مصر کی بیوی کا یوسف i سے میل جول ہوا' تو اس کے نتیجے میں اس کے دل کے پوشیدہ جذبات ظاہر ہو گئے۔ اسی لئے اس نے آپ سے جنسی عمل کا مطالبہ کر ڈالا۔ لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خصوصی رحمت کے ساتھ گناہ سے محفوظ رکھا۔ جیسے کہ ارشاد۔

رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .٣٤ يوسف

ں کے رب نے اس کی دعا قبول کر لی اور اس نے عورتوں کی (بری) تدبیر کو اس سے دور ہٹا دیا۔ بے شک وہ (اللہ) سننے والا جاننے والا ہے۔''

، مردوں کا عورتوں سے میل جول ہوتا ہے تو دونوں جنسوں سے ہر فرد دوسری سری جنس کے پسندیدہ فرد کو منتخب کر لیتا ہے' پھر اس کے حصول کے لئے تمام (جائز و ناجائز) طریقے اختیار کرتا ہے۔

منین يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ٣٠ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ... .٣١ النور

مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کو خبر ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں...''

ل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ یہ ان کیلئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ شارع نے محض اچانک نظر پڑ جانے کی صورت میں نرمی فرمائی ہے۔ مستدرک حاکم میں حضرت علی رضی اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا:

لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ)

''اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈال۔ تجھے صرف پہلی نظر کی اجازت ہے' دوسری کی نہیں۔'' 1

(مستدرک حاکم ج: ۳' ص: ۱۹۴' مسند احمد حدیث نمبر: ۱۳۶۹' ج: ۵' ص: ۳۵۳' سنن ابوداؤد حدیث نمبر: ۲۱۴۹' ترمذی حدیث نمبر: ۲۷۷۷ مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۲۹۸ ۳۲۴۲)

اکم نے یہ حدیث بیان کر کے فرمایا ''یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور اسے بخاری و مسلم نے روایت نہیں کیا'' امام ذہبیؒ نے تلخیص میں اس موافقت کی ہے۔ اس مفہوم کی اور بھی کئی حدیثیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نظر نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے کہ غیر محرم عورتوں پر نظر ڈالنا بدکاری میں شامل ہے۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے:

نَا هُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطُوُ)

''آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے' کانوں کا زنا سننا ہے' زبان کا زنا بات چیت کرنا ہے' ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا چلنا ہے'' 1

(1 صحیح بخاری حدیث نمبر : ٦٦١٢ ' صحیح مسلم حدیث نمبر : ٢٦٥٧ ' ج : ٢ ' ص : ٢٧٦ ' ٣١٧ ' ٣٢٩ ' ٣٤٣ ' ٣٧٢ ' ٣٥٩ ' ٤١١ ' ٥٢٨ ' ٥٣٥)

ناری اور مسلم دونوں نے روایت کی ہے اور یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں ۔ اس حرکت کو اس لئے بدکاری کا نام دیا گیا ہے کہ مرد نے عورت کے حسن وجمال پر نظر ڈالیں کر نفس امارہ کی ایک خواہش پوری کی ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس عورت کا تصور اس کے دل میں جاگزیں ہو جائے گا ' پھر وہ اس سے بد

دلیل : گذشتہ سطور میں دلائل بیان کئے جا چکے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت چھپانے کی چیز ہے ۔ لہٰذا اسے اپنا تمام بدن چھپا کر رکھنا چاہئے ۔ اگر بدن کا کچھ حصہ ظاہر ہوا تو اس پر نظر پڑے گی جس کی وجہ سے مرد کے دل میں اس کی طرف میلان پیدا ہو گا پھر اسے حاصل کرنے کے ذرائع اختیار کئے جائیں

یل : اللہ کا ارشاد ہے :

رِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ... ٣١ . النور

ئے زمین پر) پاؤں نہ ماریں کہ ان کی وہ زینت معلوم ہو جائے جسے وہ چھپاتی ہیں ۔ ''

وجہ دلالت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو زمین پر پاؤں مارنے سے منع کیا ہے حالانکہ یہ کام فی نفسہ جائز ہے لیکن اس لئے منع کر دیا کہ مرد پازیب کی آواز نہ سنیں اور ان کے دلوں میں شہوانی خیالات پیدا نہ ہوں ۔ اسی طرح مردوں اور عورتوں کا باہمی اختلاط بھی منع ہے کیونکہ اس سے ناگفتہ بہ خرابی تک نوبت

لیل : اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

ةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ١٩ . غافر

الی آنکھ کو بھی جانتا ہے اور (وہ خیالات جو) سینوں میں چھپے ہوئے ہیں (انہیں بھی جانتا ہے) ''

حضرت عبداللہ بن عباس t اور دوسرے مفسرین نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے : '' بسا اوقات کوئی شخص دوسرے کے گھر میں (کسی کام سے) داخل ہوتا ہے اور گھر والوں میں کوئی خوش شکل خاتون بھی ہوتی ہے ' وہ ان کے پاس سے (اپنے گھریلوں کام کے سلسلے میں) گزرتی ہے ' جب

ت کی دلیل اس طرح ہے کہ جو شخص چوری چوری ان عورتوں کو دیکھتا ہے جن پر نظر ڈالنا اسے جائز نہیں تو ' اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ کو '' خیانت کرنے والی '' قرار دیا ہے ۔ پھر بے حجاب ملاقات کیسے جائز ہو سکتی ہے ؟

: اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو گھروں میں ٹک کر بیٹھنے کا حکم دیا ہے ۔ ارشاد رہے :

بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ... ٣٣ . الأحزاب

پنے گھر میں ٹھہری رہو اور سابقہ جاہلیت کی طرح اپنی زینت نہ دکھاتی پھرو ۔ ''

کے عبداللہ کہتے ہیں طرح جب صحابہ اللہ تعالیٰ نے یہ اکتفا کر نہیں کرتے ہے

(١) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب '' مسند '' میں حضرت ابو حمید ساعدی کی زوجہ محترمہ ام حمید رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی : یا رسول اللہ ! میں آپ کے ساتھ (باجماعت) نماز ادا کرنا پسند کرتی ہوں ' آپ ﷺ نے فرمایا :

تُ أَنَّكِ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِيَ وَصَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكِ وَصَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي دَارِكِ وَصَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ وَصَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي)

'' مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتا ہو ۔ تمہارا کوٹھڑی کے اندر نماز پڑھنا دالان میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور دالان میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے قبیلے (یا محلے) کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے ۔ '' راوی کہتے ہیں کہ

1 مسند احمد ج : ٢ ' ص ' ٣٧١

خزیمہ ' نے اپنی کتاب '' صحیح '' میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

حَبَّ صَلَاةَ الْمَرْأَةِ إِلَى اللهِ فِي أَشَدِّ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً)

'' اللہ تعالیٰ کو عورت کی وہ نماز سب سے زیادہ پسند ہے جسے وہ گھر میں سب سے تاریک جگہ میں ادا کرے ۔ '' 1

1 نمبر : ١٦٨٠ ' ١٦٩١ ' ١٦٩٢ ' صحیح ابن حبان حدیث نمبر ٢٢١٧ ' مصنف بن ابی شیبہ ج ٢ ص : ٣٨٢ ' ٣٨٥ ' معجم طبرانی ج : ٢ ' ص : ٣٥)

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کیلئے مسجد کی نسبت گھر میں نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے ۔ ان حدیثوں سے مذکورہ بالا مسئلہ کی دلیل اس طرح بنتی ہے کہ جب شریعت نے اسے گھر میں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور گھر میں اس کی نماز مسجد نبوی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و

(٢) امام مسلم ' ترمذی اور دیگر محدثین ' نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

شَرُّهَا آخِرُهَا ، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا) (رواه مسلم)

'' مردوں کی بہترین صف پہلی (سب سے آگے والی) ہے اور بدترین (نکمی) صف پچھلی (پیچھے والی) ہے اور عورتوں کی سب سے بہترین صف پچھلی ہے اور ان کی بدترین (نکمی) صف اگلی ہے ۔ '' امام ترمذی نے یہ حدیث بیان کر کے فرمایا : '' یہ حدیث صحیح ہے '' 2

2 نمبر : ٤٤٠ ' سنن ابی داؤد حدیث نمبر : ٦٧٨ ' جامع ترمذی حدیث نمبر : ٢٢٤ ' سنن مجتبی نسائی حدیث نمبر : ٨٢١ ' سنن ابن ماجہ حدیث نمبر : ١٠٠٠ ' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ١٩٩٣ ' سنن دارمی حدیث نمبر : ١٢٧٢)

(٣) صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا :

شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا)

'' تم میں سے کوئی عورت جب مسجد میں آئے تو خوشبو کو ہاتھ نہ لگائے ۔ '' 1

(1 مسند احمد ج صحیح مسلم حدیث نمبر : ٤٤٣ ۔ صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر : ١٢١٢ ' ١٢١٥)

داؤد ' مسند امام احمد اور مسند امام شافعی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ)

''اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجد (میں آنے) سے منع نہ کرو' لیکن وہ خوشبو لگائے بغیر آئیں۔ ''2

(2 مسند احمد ج: ۲' ص: ۴۷۵؛ ج: ۵' ۱۹۲' ۱۹۳۔ [illegible] نمبرا: ۲۲۱۱' ۲۲۱۴)

ت ''3 (حدیث میں یہی لفظ آیا ہے)

3 احکام الاحکام ج: ۲' ص: ۱۳۹۔

(۴) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نیا حُلوۃ خَضِرَۃ وَاِنَّ اللہ مُسۡتَخۡلِفَکُمۡ فِیهَا فَنَاظِرٌ کَیۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ فَاتَّقُوا الدُّنۡیَا وَاتَّقُوا النِّسَاء فَاِنَّ اَوَّلَ فِتۡنَۃِ بَنِیۡ اِسۡرَائِیلَ کَانَتۡ فِی النِّسَاء)

''بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے (پہلی قوموں کی جگہ تمہیں آباد کرے گا) پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ لہٰذا دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو' کیونکہ بنی اسرائیل کی پہلی آزمائش عورتوں کے ذریعے ہی ہوئی تھی۔ ''1

(1 مسند احمد ج صحیح مسلم [illegible] نمبر: ۱۴۹۹)

[illegible]

(۶) امام ابوداؤد نے ''سنن'' میں اور امام بخاری نے ''الکنیٰ'' میں اپنی اپنی سند سے حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اس وقت سنی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے۔ راستے میں مرد اور عورتیں مل جل

لَیۡسَ لَکُنَّ اَنۡ تَحۡقُقۡنَ الطَّرِیۡقَ عَلَیۡکُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِیۡقِ)

ہارے لئے مناسب نہیں کہ راستے کے درمیان میں چلو' تم راستے کے کناروں پر چلا کرو''

اوقات) کپڑا دیوار میں اٹک جاتا۔ 2

2 سنن ابی داؤد حدیث نمبر: ۵۲۷۲۔

حدیث کے یہ الفاظ ابوداؤد کی روایت کے ہیں۔ ابن کثیر النہایہ فی غریب الحدیث میں کہتے ہیں

ریق ان یرکبن حقها وهو وسطها ''یحققن الطریق کا مطلب یہ ہے کہ درمیان راستے سے چلیں۔

جہ دلالت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے عورتوں کو راستہ چلتے ہوئے بھی مردوں سے الگ ہو کر چلنے کا حکم دیا کیونکہ دوسری صورت میں فتنہ پیدا ہونے کا خدشہ تھا۔ پھر دوسرے مقامات پر اختلاط کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟

(۷) سنن ابوداؤد طیالسی اور دوسری کتب حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خُلُوا الۡمَسۡجِدَ مِنۡ بَابِ النِّسَاء)

3''۔

[illegible] حدیث نمبر: ۱۸۲۹)

(۸) صحیح بخاری میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

سُوۡلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَلَّمَ مِنۡ صَلَاتِہٖ قَامَ النِّسَاء حِیۡنَ یَقۡضِیۡ تَسۡلِیۡمَہٗ وَمَکَثَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیۡ مَکَانِہٖ یَسِیۡرًا)

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرتے ہی عورتیں اٹھ جاتیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر اپنی جگہ پر ہی تشریف فرما رہے تھے۔ ''1

1 صحیح بخاری حدیث نمبر: ۸۴۹' سنن ابی داؤد حدیث [illegible] نمبر: ۹۱۹۔

صحیح بخاری ہی کی تیسری روایت میں ہے کہ ''وہ جب فرض نماز سے سلام پھیرتی تھیں تو اٹھ کھڑی ہوتی تھیں اور رسول اللہ اور آپ e کے ساتھ نماز پڑھنے والے مرد (کچھ دیر) بیٹھے رہتے [illegible]

اس حدیث سے دلیل اس طرح بنتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل کے ذریعہ اختلاط سے منع فرمایا اور اس طرح سے واضح فرما دیا کہ دوسرے مقامت پر بھی مردوزن کا اختلاط منع ہے۔

(۹) امام طبرانے نے اپنی ''معجم کبیر'' میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ن یُطۡعَنَ فِیۡ رَاۡسِ اَحَدِکُمۡ بِمِخۡیَطٍ مِنۡ حَدِیۡدٍ خَیۡرٌ مِنۡ اَنۡ یَمَسَّ امۡرَاَۃً لَا تَحِلُّ لَہٗ)

''کسی کے سر میں لوہے کی سوئی ماری جائے تو وہ اس کے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے جائز نہیں۔ ''2

(2 معجم کبیر [illegible] ابن ابی شیبہ ۴ ۳۴)

، کہ اس حدیث کے راوی صحیحین کے راوی ہیں۔ منذری نے ''الترغیب والترہیب'' میں فرمایا ہے ''اس کے راوی ثقہ ہیں۔''

(۱۰) طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ن یَزۡحَمَ رَجُلٌ خِنۡزِیۡرًا مُتَلَطِّخًا بِطِیۡنٍ وَحَمَاۃٍ خَیۡرٌ لَہٗ مِنۡ اَنۡ یَزۡحَمَ مَنۡکِبُہٗ مَنۡکِبَ امۡرَاَۃٍ لَا تَحِلُّ لَہٗ)

''اگر کوئی آدمی مٹی اور کیچڑ میں لتھڑے ہوئے خنزیر سے آلودہ ہو جائے تو بہتر ہے' اس بات سے کہ اس کا کندھا کسی غیر محرم عورت کے کندھے سے لگے۔ ''3

3 طبرانی۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۴/ ۳۲۶۔ اس کی سند میں ایک راوی علی بن یزید سخت ضعیف ہے۔

ہ بالا دلائل پر غور کرنے سے صاف واضح ہوجاتا ہے کہ یہ دعویٰ درست نہیں کہ اختلاط سے فتنہ پیدا نہیں ہوتا۔ یہ صرف بعض لوگوں کا قصور ہوسکتا ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ اس سے فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شارع نے اس سے منع فرمایا ہے تاکہ خرابی کی بنیاد ختم ہوجائے۔ یہ حکم واں نہیں ہوگا جاں مج

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ